

مختار علی لاہوری کا عقیدہ "لکھتا ہے سنو میں کیا کرتا ہوں
مصنف "سیف رحمانی" رقمطراز ہے "مکفی فی افسانہ ص ۳۱ پر بعنوان

اگر تم اپنا نام مادھو سنگھ، گنگا رام رکھو نماز پنجگانہ ادا کرو، زکوٰۃ پائی پائی گن کر دو۔ حج فرض
ہے تو کر کے آؤ۔ روزے رمضان کے تیسوں رکھو۔ ہمیں فتویٰ دیتا ہوں تم بچے مسلمان ہو۔
"(مخدوم الدین شیخ التفسیر نمبر ۱)

دیوبندی تاویل :- مولانا احمد علی لاہوری نے تو فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کلمہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ

محمد رسول اللہ پڑھتا ہو نماز روزہ حج و زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے نام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ (الفتح سیفِ رحمانی ص ۳۲)

جواب :- ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ مولوی احمد علی لاہوری کی اصل عبارت میں کلمہ شریف کے الفاظ دکھادیں تو ہم آپ کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ نیز دریافت طلب یہ امر ہے کہ مولوی احمد علی صاحب شارح نہیں ہیں وہ کون سے ضابطہ شریعت سے مادھو سنگھ اور گنگارام نام رکھنے کی اجازت دے رہے ہیں؛ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکانہ نام رکھنے کی ممانعت نہیں فرمائی؟ کیا اسلام میں غیر اسلامی ناموں کی ممانعت کا حکم نہیں؟ احمد علی صاحب کون ہوتے ہیں 'مادھو سنگھ' اور 'گنگارام' نام رکھنے کی اجازت دینے والے؟ شاید اسی لئے دیوبندی امیر شریعت عطار اللہ بخاری نے دنیا جیل پور جیل میں اپنا نام پثرت کرپارام برہمپاری رکھ لیا تھا۔ (کتاب عطار اللہ بخاری ص ۳۲)

چلو اگر مادھو سنگھ اور گنگارام نام ناجائز نہیں ہیں تو آج سے ہم بھی غاں یوسف گمانی کو مولوی گنگارام کہا کریں گے۔

تاویل، مولوی گنگارام صاحب نے "سیفِ رحمانی ص ۳۲" پر تضاد کی دوسری عبارت "اگر کوئی اپنا نام محمد دین، عبداللہ، جان، اللہ رکھا، محمد جان رکھوائے نماز ایک نہ پڑھے، حج فرض ہے تو نہ کرے آئے۔ روزہ ایک نہ رکھے، زکوٰۃ واجب ہونے پر بالکل نہ دے تو میں فتویٰ دیتا ہوں کہ ہذا کافر حق کہ یہ پکا کافر ہے۔"

"دکفری انسانہ ص ۳۲" غلام الدین ۲۲، فروری ۱۹۳۲ء ص ۳۲

اس کی تاویل میں مولوی گنگارام صاحب یوں کرتے ہیں قرآن و احیاء کا منکر بھی اگر کافر نہیں تو پھر من تروث الصلوٰۃ متعمداً کفر الحدیث کا کیا مطلب ہے؟ اور مانعین زکوٰۃ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ کیوں فرمایا؟

جواب : اس کا جواب تو مولوی گنگارام نے خود دے دیا وہ خود لکھتا ہے کہ قرآن و

واجبات کا منکر اگر کافر نہیں۔ تو من ترک الصلوة متعدداً فقد کفر الحمد شہ کا کیا مطلب ہے جو اباعرض ہے کہ گنگارام صاحب کو معلوم ہو کہ مطلب یہی ہے جو آپ نے بیان کیا یعنی فرائض نماز روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا منکر کافر ہے۔ غفلت والا پر وہی سے چھوڑنے والا نہیں۔ یہاں ترک سے مراد انکار فرضیت ہوگا۔ اور فرضیت کا انکار کرنے والا بلاشبہ کافر ہے۔ اسی طرح مولوی گنگارام نے بھی یہ تسلیم کیا ہے۔ مانعین زکوٰۃ کے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان جنگ فرمایا۔ یہاں مانعین و منکرین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنا گنگارام خود تسلیم کرتا ہے۔ جو لوگ زکوٰۃ نہ دیں وہ شدید گنہگار ہیں کافر نہیں ورنہ مولوی گنگارام کو بھی چاہیے اپنی دیوبندی فرج کے تین کلے لیکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اتباع میں زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف اعلان جنگ کر دے، دیوبندی جاہل مان گنگارام کو جانا چاہیے کہ نماز روزہ حج و زکوٰۃ فرائض کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے دین ہے۔ ان کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا شدید گنہگار ہے کافر نہیں بے عمل کو کافر نہیں کہا جائے گا۔

مفتی دیوبند کا فتویٰ | مولوی گنگارام کے مرکز مدرسہ دیوبند کے مفتی مہدی حسن اپنے ۶/۱۱/۳۷ء کے ایک فتویٰ میں مولودوی صاحب بانی جماعت اسلامی کے متعلق لکھتے ہیں..... "ان کے خیالات ٹھیک نہیں ہیں۔ بے عمل مسلمانوں کو بھی وہ مسلمان نہیں سمجھتے ہیں" "تحریک مولودیت اپنے اصلی رنگ میں (۳۲)۔ اس فتویٰ پر مفتی اعزاز علی امروہی کے دستخط اور مدرسہ دیوبند کے دارالافتاء کی مہر بھی ثبت ہے لیکن اس کے باوجود مولوی گنگارام بے عمل مسلمانوں کو کافر ہی سمجھے تو پھر وہ روزہ توڑنے والے پر بھی کفر کا فتویٰ دے۔

بانی مدرسہ دیوبند مولوی گنگارام کی زد میں رکھایت (۳۷۳)
 "حضرت (مفتی) اعظم مسمد میں ہوئے بھٹے تناول فرما رہے تھے۔

(مولوی رفیع الدین سے) فرمایا کہ آئیے مولانا۔ میں (مولوی رفیع الدین) نے عرض کیا حضرت میرا تو روزہ ہے۔ تھوڑی دیر شامل کر کے پھر یہی فرمایا کہ آئیے مولانا۔ میں فوراً بلا شامل کھانے بیٹھ گیا۔ حالانکہ عصر کی نماز ہو چکی تھی، انظار کا وقت قریب تھا۔ حضرت (نانوتوی) نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس (روزہ) سے زائد آپ کو ثواب عطا فرمائے گا۔!“
 (ارواحِ ثلاثہ ص ۳۹)

اب مولوی گنگارام کو چاہیے کہ فوراً بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی صاحب اور مولوی رفیع الدین دیوبندی پر بھی فتویٰ کفر لگا دے اور جلدی کرے۔

ہم نے تکفیری افسانہ ص ۳۳ پر لکھا تھا۔ وہ (مولوی احمد علی پانچواں دیوبندی دجل :- لاہوری) ہر ایک کو معاف کر دیتے تھے۔ لیکن خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے اور بدعت پھیلانے والے کو معاف نہیں فرماتے تھے۔ (خدام الدین لاہور)

اس کے تضاد میں مولوی احمد علی صاحب کا عمل ہم نے یوں پیش کیا تھا ”اہل شرک و بدعت کی تعظیم اور ان سے پیار و محبت“۔ ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی (غیر متقلد) کی دعوت پر ان کے مدرسہ شیش محل میں میٹنگ تھی۔ حضرت (مولوی احمد علی) پہلے سے کرسی پر تشریف فرما تھے۔ مودودی صاحب اور مولانا ابوالحسنات (بریلوی) بعد میں تشریف لائے، حضرت شیخ ہرود اصحاب کے لئے کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور آگے بڑھ کر ان کو گلے لگالیا۔ (خدام الدین ۸ مارچ ۱۹۶۳ء ص ۱۴)

اس سے ہم نے دیوبندی قول و فعل کا تضاد یوں ثابت کیا تھا کہ جن کو وہ خود مشرک و بدعتی سمجھتے ہیں ان کی تعظیم بھی کرتے ہیں۔
 ان کے لئے قیام کرتے اور ان کو گلے لگاتے ہیں۔ اس پر

دیوبندی تاویل ملاحظہ ہو۔

مولوی گنگارام کی تاویل | ”سیف رحمانی کا جاہل مصنف لکھتا ہے۔“

(۱) قاضی محمد حسن علی الرضوی نے اپنے المصنفات کی سنت ادا کرتے ہوئے اور یا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا فہرہ لکھتے ہوئے تسلیم کر لیا کہ واقعی طور پر مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی ہیں۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں کو اپنے گھلے لگایا۔ اپنی چادر بچھائیں؟
(۳) مولانا ابوالحسنات تم جیسے رضا خانی نہ تھے..... اگر کوئی شخص خود چل کر معافی لینے آجائے تو پھر وہ قابل معافی ہے یا کہ نہیں؟ ”سیف رحمانی ص ۷۷“

جواب | نام نہاد مناظر اسلام گنگارام کی مت ماری گئی ہے ہم نے مولانا علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمۃ کو معاذ اللہ کب مشرک و بدعتی لکھا۔ یہ اس کا شیطانی مغالطہ اور ایسی دھوکہ ہے۔

(۱) ہم نے اپنی طرف سے ایک لفظ تو کیا ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ خود علامہ اہل سنت کو مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اکابر اہل سنت ہی میں سے ایک بزرگ علامہ ابوالحسنات قادری مرحوم کی تعظیم کے لئے دیوبندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری نے قیام کیا۔ ان کو گلے لگایا۔ اگر وہ فی الواقع مشرک و بدعتی تھے تو ان کے لئے کیوں قیام کیا۔ ان کو کیوں گلے لگایا۔ مشرکین کے لئے تو قرآن عظیم میں صاف ارشاد ہے یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ كَمَا تَقُونَ رَبَّكُمْ وَإِن تَكُونُوا تَائِبِينَ (۱) اگر معاذ اللہ مولانا ابوالحسنات بریلوی مشرک و بدعتی تھے ان کے عقائد و علم غیب حاضر و ناظر وغیرہ شرکیہ عقائد تھے۔ تو ان کو کون سے ضابطہ شرعی سے گلے لگایا؟ اور مودودی صاحب کو مولوی احمد علی صاحب لاہوری اور عطار اللہ بخاری نے تیس دو جالوں میں سے ایک اور ان کو مسلمانوں کی فہرست میں شامل رکھنا اسلام کی توہین قرار دے کر کس طرح ان کو گلے لگایا۔ کس طرح ان کے لئے قیام کیا۔ اور کس طرح تیس دو جالوں میں سے ایک سے گلے مل گئے؟

کیا دیوبندی شیخ التفسیر دجالوں کی تعظیم اور ان کو گلے لگانے اور ان کا استقبال کرنے کے
 لئے پیدا کئے گئے تھے؟ جن کو وہ خود مشرک اور دجال کہتے ہیں۔ ان کی تعظیم کا کیا مطلب؟
 (۲) باقی رہا نبی پاک ﷺ نے چادریں بچھائیں تو حضور سرکار رسالت
 رحمۃ العالمین نبی غیب دان تھے حضور جانتے تھے آپ کے حسن اخلاق کا کفار مشرکین
 پر کیا اثر پڑے گا اور کون کون ایمان لانے والے ہیں۔ اور کب تک ایمان لانے والے
 ہیں۔ اگر دیوبندی حائل مصنف و مناظر گنگارام اس پر اصرار کرے کہ مشرکین کی تعظیم کرنا
 صحیح ہے۔ تو وہ خود بتائے کہ پھر مولوی احمد علی ٹاہودی صاحب نے یہ کیوں لکھا کہ وہ
 خدا کی ذات و صفات میں شریک ٹھہرانے والے اور بدعت پھیلانے والے کو کبھی معاف

کہ جھوٹ پر جھوٹ بڑھتے چلے ہاؤ۔ آخرت تو کیا دنیا کی شرم بھی محسوس نہ کرو۔

مولوی غلام خاں صاحب کا فتویٰ | مولوی بندی شیخ التفسیر مولوی احمد علی صاحب لاہوری

کا نماز روزہ نہ کرنے والے گنہگار شخص پر فتویٰ کو فرما رہے ہیں کہ ”غلام الدین لاہور ۲۲۔ فروری ۱۳۹۲ء سے مکلفی افسانہ میں نقل کیا تھا جیسا کہ گذشتہ اوراق پر عرض کیا گیا ہے کہ مولوی یوسف رحمانی صاحب نے اپنی ”سیف“ میں اپنے شیخ التفسیر کے اس قول کی تائید کی ملاحظہ ہو ”سیف“ ص ۷۷ اس پر یہاں سے مولوی یوسف رحمانی صاحب کے استاذ شیخ القرآن مولوی غلام خاں صاحب کو مندرجہ ذیل استفتاء ارسال کیا گیا سوال و جواب دونوں ملاحظہ ہوں۔

۷۸۶۔ از سیلی۔ ۳۰/۴/۱۳۹۲ جناب مولانا غلام اللہ خان صاحب

ایک استفتاء حاضر خدمت ہے ازراہ کرم مدلل جواب سے سرفراز فرمادیں۔ عنایت ہوگی۔

استفتاء ۱۔ (۱) جو مسلمان اپنی غفلت یا کوتاہی کے باعث نماز روزہ ادا نہ کر سکے۔ حج فرض ہے نہ کر سکے لیکن ان احکام کی فرضیت کا انکار بھی نہ کرتا ہو ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں؟

(۲) جو شخص (مولوی احمد علی لاہوری و مولوی یوسف رحمانی) ایسے شخص کو کافر قرار دے اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟

مشتاق احمد اظہر سیلی

جواب ۱۔ احکام شریعہ کے انکار سے کفر لازم آتا ہے اگر انکار نہیں کرتا لیکن اعمال میں کوتاہی ہے اگرچہ محنت مجرم ہے لیکن کافر نہیں ہوگا۔

لا شئی دعا گو غلام اللہ ہے

اب ملاں یوسف رحمانی خود بتائے کہ اس کو اپنے ”شیخ التفسیر“ مولوی احمد علی صاحب

لاہوری کا فتویٰ کفر عزیز ہے یا اپنے شیخ القرآن مولوی غلام خاں صاحب کا فتویٰ عدم تکفیر عزیز ہے؟ ان دونوں میں مجھ کو کون ہے؟ اور یہ کہ ہمارا موقف کہ فرائض کی ادائیگی میں غفلت کرنے والا گنہگار ہے کافر نہیں۔ دیوبندیوں کے گھر سے ثابت ہے یا نہیں؟ اس مقام پر قارئین کرام کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے سائل دیوبندی شیخ القرآن سے اپنے استفتاء میں استدعا کر رہا ہے کہ ازراہ کرم مدلل جواب سے سرفراز فرمادیں۔ لیکن شیخ القرآن زبانی و خیالی باتوں سے سائل کو ٹال رہے ہیں یہ ہے ان کا علمی حدود و اربعہ اور استفتاء میں مذکور سوال نسبتہ جو شخص ایسے شخص کو کافر قرار دے اس کے متعلق حکم شرعی کیا ہے؟ کو شیخ القرآن صاحب بڑی صفائی سے کاٹ گئے اور صاف نہیں کہا کہ وہ مکفر ہے اس کو اپنے فتویٰ سے رجوع اور توبہ کرنی چاہیے۔

الوداعی معروضات | آخر میں ہم ارباب علم و دانش اور متلاشیانِ حق و انصاف سے عرض کریں گے کہ وہ زیر نظر کتاب اور جس کا یہ روئے لیکر بیٹھ جائیں فریقین کے دلائل و حوالہ جات کا بالغ نظری کے ساتھ جائزہ لیں تو خود کو مضبوطی پر پائیں گے۔ بفضلہ تعالیٰ ہم نے نام نہاد سیف رحانی کی ہر بات کا جواب دیا ہے اور ہرگز دفع الوقتی سے کام نہیں لیا حق و انصاف کو مد نظر رکھا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں میں مرتا ہے خالق حقیقی کے سامنے جواب دہ ہونا ہے قبر و حشر و صراط ہمارے پیش نظر ہیں یہ وہ راستہ الزام تراشی و مغلطہ آمیزی خواہ بدترین دشمن کے خلاف ہو ہمارے نزدیک سنگین ترین جرم ہے۔ ہم اکابر دیوبند سے بالعموم اور سیف رحانی کے مصنف سے بالخصوص اپیل کریں گے کہ وہ حقیقت پسندی سے کام لیں دنیا چند روزہ ہے مسائل کا اختلاف اپنی جگہ کم از کم اس بات کا خیال و احساس کریں کہ بالخصوص جو لوگ دین و مذہب کے علمبردار و مبلغ ہیں کہلاتے ہیں انہیں محض اپنی بات بالاکرنے کے لئے جوڑ توڑ و الزام تراشی سے ہرگز کام نہیں لینا چاہیئے۔ ہماری بات میں تلخی اور تیزی ممکن ہے لیکن بخدا ہم نے الزام تراشی

بہتان پر دانی سے کام نہیں لیا وہی خیالی اور ہوائی باتوں کی بجائے اپنے ہر دعویٰ پر
 دلیل پیش کی ہے ہر بات کا حوالہ نقل کیا ہے منصف مزاج مہذب قارئین کرام کو یہ بات
 بالخصوص ملحوظ خاطر رہے کہ زیر نظر کتاب ایک جوابی کتاب ہے ایک رد عمل ہے۔ اور
 رد عمل میں تلخی و تیزی ہونا ایک فطرتی امر ہے ہمارے مخاطب سیف رحمانی کے منصف
 نے تکفیری انسان کے ۸ تضادات میں سے مشکل ۵ تضادات کا جواب دینے کی ناکام
 کوشش کی تھی لیکن ہم نے بغضہ تعاضے ہر بات کا حرفاً جواب دیا ہے اور حوالہ جات
 نقل کئے ہیں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فلاں بات کا جواب رہ گیا ہے یا فلاں بات کا ثبوت
 و بغیر حوالہ جواب ہے۔ ہم مولوی یوسف صاحب اور اس کے اکابر سے بھی یہی عرض
 کریں گے کہ وہ ایسا ہی مدلل و بحوالہ جواب لائیں اور اپنے جواب میں ایسی زبان
 استعمال کریں جو ہمارے جواب کی صورت میں ان کے لئے رنج و ملال کا باعث نہ
 بنے۔ ہمارے مخالفین و معاندین خوفِ خدا اور آخرت کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کریں۔
 اور اگر ہمارا جواب فی الواقعہ حق و انصاف پر مبنی ہے تو قبولِ حق میں عار نہ سمجھیں اور
 اور اگر ان کے نزدیک ہمارا یہ جواب واقعی نامتام ہے تو پھر اس کا مدلل و مہذب
 جواب لائیں اور وہی خیالی باتوں پر انحصار نہ کریں جو دعویٰ کریں اس کی دلیل ضرور
 پیش کریں۔ اہل دیوبند میں سے اگر کوئی منصف مزاج اپنے اکابر کی اصل کتب دیکھنا
 چاہیں۔ بلا تکلف تشریف لا کر دیکھ سکتے ہیں۔ حوالہ جات کی مطابقت کر سکتے ہیں۔
 اس کے ساتھ ہی ہم قارئین کرام کو یہ بشارت دینے میں فرحت محسوس کرتے ہیں
 کہ انشاء اللہ العزیز عنقریب اہل دیوبند کی ایک اور پُر فریب کتاب کا مدلل و مسکت
 جواب آپ تک پہنچے گا جس پر ہفت روزہ "خدا م الدین" لاہور متعدد بار دل آزار
 تبصرہ کر چکا ہے۔ مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے ہم سب کو مذہب حق مذہب مہذب

